منشور محمدی

منشور محمدی الٰہی | شایع ہوز ماہ تا ماہی | انجیل وزبور پر بود اہل | صد بار مفخر و مباہی
فرمان سولان سلف ساختہ مرفوع | توقیع خط آیت منشور محمدؐ | توریت وہم انجیل برافتاد تجمیل | چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

نمبر ۲ | مورخہ ۲۵ رمضان شریف روز پنجشنبہ ۹۴ سنہ ہجری | جلد ۶

اشتہار قیمت اخبار منشور محمدیؐ

سالانہ قیمت مع محصول ڈاک بیسہ قیمت کل خریداروں سے پیشگی لیجائیگی مابعد کی کچھ شرط نہین جن صاحبونکو اس پرچہ کی نسبت کچھ خط وکتابت کرنی منظور ہو یا زر قیمت یا عطیہ ارسال کرنا ہو بنام محمد شریف مہتمم و مالک مطبع واخبار منشور محمدی واقع معسکر بنظور کے نام روانہ فرماوین مگر شرط یہہ ہی کہ اپنا نام مبارک و نام شہر و محلہ و مضامین وغیرہ بخط واضح لکھا کرین والا نہ اسکی تعمیل ہرگز وقوع مین آویگی۔ اور زر قیمت یا عطیہ ارسال کرنا ہو بذریعہ نوٹ یا منی آرڈر یا ٹکٹ نصف آنہ بعینہ رجسٹری روانہ فرماوین درصورت ترسیل ٹکٹ فی روپیہ نصف آنہ کی ٹکٹ افزود مرحمت فرماوین

غزل

ای برتر از قیاس کمال محمد است — افزون ز وصف جاہ و جلال محمد است
قرآن کہ ہست عین بیان خدای پاک — گویای وصف خوی و خصال محمد است
خورشید ضیا و فروغی کہ داد ہ اند — عکسی ز نور حسن و جمال محمد است
بالای عرش رفتہ و آمد بیک نفس — حرفی ز انتخاب کمال محمد است
جنت کہ ہست روز جزا زانِ مومنین — مضمر بامتثال مثال محمد است
سیر بہار خلد ہمانا نصیب ماست — در ظل خیال حسن و جمال محمد است
مرکو ز خاطر است چو شوق وصال حق — حقا کہ منطوی بوصال محمد است

بی شبہ از زبان خدا می کند کلام — والله لا جواب سوال محمد است
سوے بہار خلد نگاہے نمی کنم — زانگہ کہ چشم بر خط و خال محمد است
اعجاز بر فلک کہ برآید ہلال عید — قربان ابروے چو ہلال محمد است

غزل دیگر

کسی خوبی مین کوئی اُسکا ہمسر ہوا — ہان کوئی میرے پیمبر سا پیمبر ہوا
وصف مین ہین در دندان نبی وہ یکتا — کہ اون اوصاف کا پیدا کوی گوہر ہوا
ہجر احمد مین ہا خالی جون کا نہ دہر — می وصلت سے لبالب کبھی ساغر ہوا
عشق احمد کا مین سر پہ کے سودا کرتا — لیکن اس وصف کا سر ہا میسر ہوا

منشور محمدی نمبر ۲

کرتا ہی تمامی روس مین خصوصا موسکو مین خفیہ جیسے ہوا
کرتے ہین حکام پولس نے بہت لوگون کا پتہ لگاکر گرفتار بھی کیا ہی منہ

در زبان اردو از دار الخلافت

سبحان اللہ یہہ کیا عجیب حال ہی جسکے دیکھنے سے آدمی
دریاے حیرت مین مستغرق ہوتا ہی - ان دنون مین دار الخلافہ
استانبول کے محلون مین موکب ہمایون کے واسطے لوگونکا
نام دفتر نظام یعنے دفتر لشکر مین لکہا جاتا ہی - اگرچہ قاعدہ
اور اصول اسکا یہہ ہی کہ بیس برس سے چالیس برس تک
جنکی عمر ہو انہین کو دفتر عسکر مین قید کرتے ہین مگر ہر ایک
کو ایسا ہی شوق پیدا ہوا ہی کہ جسکی عمر پچاس برس ہو وہ
ایسا کہتا ہی کہ میری عمر ابھی چالیس کو نہین پہونچی ہی مجھے بھی
عسکر مین داخل کرو اور جو بارہ تیرہ برس کے ہین وہ بھی
ایسا کہتے ہین کہ ہماری عمر ابھی بیس کو نہین پہونچی ہی پھر
کسواسطے ہم کو بھی سپاہیون مین داخل نہین کرتے ہو کہ ہم بھی
جاکر دشمن سے لڑین سرکاری مامورونکو تسلی کے واسطے
کہتے ہین ابھی کچھ احتیاج نہین ہی جب کچھ لزوم ہوگا تمکو بھی
بلا دینگے اب تم آرام کرو مگر وہ روتے ہین اور کہتے ہین
عجب بات دشمن ابھی وطن مین ہو ہم آرام کرین ہم
ضرور جنگ کرنے کو جاوینگے یا تو دشمن کو مار کے وطن
سے نکالینگے یا شہید ہوکے ثواب پاوینگے - اب استانبول
مین قواعد ہوتی ہے اور ہر روز بہت سے مجاہدین
استانبول مین لگے میدان جنگ کو جارہے ہین -
وزرای دولت علیہ جمع ہوکے مشورت کر رہے ہین

نوجوانان ہندوستانی کے لئے لیدیان

مسٹر لیوجر اپنے اخبار رئیز دشہ مین تحریر کرتے ہین کہ جب
نوجوانان ہند کو عہدہ ہای حکومت عنایت ہون تو جو
ابتک صرف یورپین ہی کو عنایت ہوتے ہین مناسب
ہی کہ انگلستانی لیدیان سے اپنی شادی کرین کیونکر
طرز معاشرت و معاملت مین یگانہ آفاق ہونگے
بلکہ سرکار گورنمنٹ ہر نوجوان عہدہ دار کو ایک لیدی
عنایت کرے تا امور ملکت مین موافقت و موانست سے
رہے اور انگلستان کی محبت کا نقش مرتسم ہوجائیگا
تو رسیون ہے ہرگز ہرگز یہہ لوگ موافق نہونگے ہمارے
یہہ عمدہ تقریر کو اکثر یورپین صاحبون کے ناگوار گذرا ہوگی
ہوگی مگر پولیٹکل معاملت سے ایسی بے نظیر ہے کہ چند
روزون مین مشنری کی حاجت نہوگی مگر احتمال یہہ ہی انگلش
لیدیان شاید ہندوستانی رئیس زادون کے ساتھ
اپنی شادی معوجہ نہ پسند کرین کہ وہ لوگ گندم گون
سیہ فام ہوتے ہین تو ہم انگلش لیدیون سے یہہ سوال
کرتے ہین کہ کیا ہندوستان کے لوگ پرتگیز اور اسپین
اور برزیل کے لوگون سے بہت زیادہ سیاہ ہین جو ان
مقامات کے لوگون کے ساتھ انگلش لیدیان شادی
کرنے پر راضی ہوجاتے ہین باوجودیکہ وہان کے لوگونکے
رنگ ہندوستانی لوگون سے زیادہ سفید ہین پھر
ہندوستانی رئیس زادونکا تناکح کیون نہین پسند
کرتے ہین اور جب ہندوستانی رئیس زادون سے

لیدیون کو موافقت ہوجاویگی تو انگلستان و ہندوستان کے ایک ہوجانے مین شک کیا ہے۔

جریدہ روزگار اگرچہ مسٹر لیوجر نے نہایت خوشی سے لیدیون کو دینے کی راے بتلائی ہی مگر امرا ذوے ہمارے ملک کے اوس سفید چمڑے کو اونکے پسند نہین کرتے جسمین چوپخلاون ناز و نخرا نہو گو وہ حور بھی ہو پسند نہین ہی یہہ تو ظاہری سبب ہوا باطنی ناراضی مذہب کی ہی ایسے رنڈیون کے در غلانے سے دینہ اپنے دین سے پھرتا نہین بلکہ ہزار ہا جائے ایسا ہوا ہی کہ خود لیڈیان مسلمان ہوگئے اور انسے جو اولاد ہوئی وہ بھی مسلمانی پر ہی رہے اس حالت مین عورتونکے عنایت کی کیا ضرورت ہی اگر حق پوچھو تو عدل و انصاف گورنمنٹ کا مطیع و منقاد بناتا ہی اور ویسی محبت و الفت فقط نیک رویہ سے حاصل ہوتی ہے۔ جریدہ روزگار

جلسہ وزرای انگلستان مین ترکی معاملت کی گفتگو

وزیر خزانہ انگلستان نے کہا کہ معاملات شرقی کی نسبت امید نہین ہی کہ آیندہ ایسی ترقی کرین کہ جس سے گورنمنٹ برٹش کے تعلقات مین فرق آوے اور جو تشریح الاہرۃ صدر اعظم نے کی ہی اوسکی نسبت احتمال نہین ہی کہ اونکو ضرور پنجے سے روسی بگریہ مین بخوبی روکے گئے ہین۔ اور اس روک سے کچھہ روسیون کے فوج مین تشویش ہی نہین پڑگئی بلکہ بعد جنگ پلونا کے جنگ کی حالت دگرگون ہوگئی ہی جیسی جلدی جلدی روسی قسطنطنیہ کے جانب بڑہتے آتے تھے اور اونکو امید تھی کہ فتوحات حاصل کرینگے اوسی قدر اب روسیونکو دقت پڑی ہی اور اب جب تگ کہ ترکی فوج کو نہ ہٹاوینگے اوسوقت تگ کچھہ نہوگا اور ترکی فوج تو اوسی وقت ہٹ جاوے گی جبکہ اوس سے بڑے گرما گرمی سے جنگ ہوگی مگر اوسکے واسطے روسیونکو ایک بہت بڑی فوج لانا ہوگی سوائے اسکے روسیون کو اونکے مورچون سے نکالنا ہوگا یہہ بات ایسی نہین ہے کہ جلدی ہو جاوے روسیونکو جو زک پلونا مین ملی ہی کیا عجب ہی کہ ویسی ہی شکست اوس فوجکو ہو جو سلیمان پاشا اور محمد علے پاشا کی فوج پر حملہ کر رہی ہے اگر ترکون نے بالکنس کی حکومت کو حاصل کرلیا تو روسیون کو اگے بڑہنے مین نہایت درجہ کی دقت ہوگی روسی کمانڈرون نے جو اپنے ارادے ظاہر کیے تھے کہ یہہ کرینگے وہ کرینگے اون مین کمی ہوگئی میرے ایک دوست بکارست سے تحریر آرا ہین کہ گرینڈ ڈیوک نکلس اور اونکے مشیرون نے یہہ بات قرار دی ہی کہ جہان پہونچ چکے ہین وہین کین اوراگے نہ بڑہین فی الحال روسیون کا ارادہ ہی کہ دوبڑے ترکون کے فوجین جنہون نے مغربی جانب پلونا اور لوانز اور مشرقی جانب راسگراد و حوالی عثمان بازار رنگ زبردست مورچہ بندی کر رکہی ہے سو اوسکو توڑ دین اور روسی چاہتے ہین کہ سلیمان پاشا کی فوج کے ساتھہ ایسی کارروائی

کرین کہ وہ ہرگز محمد علی پاشا و عثمان پاشا کے شریک نہ سکین

منہ

بیکر پاشا

تقریر ذیل بیکر پاشا کی ہی یہ اوسوقت اونہون فرماے تھے کہ جب عثمانیہ فوج کے کمانڈنگ مقرر ہوے تھے اور سپاہیون نے مبارکبادی کا سلام فوجی قاعدے کیا تھا

ای عثمانی سپاہیو

اگرچہ مین مذہب عیسائی رکھتا ہون مگر یہہ آپ سب صاحب یقین فرمائین کہ مین آپکے مذہب کے بالکل خلاف ہون اور اسیطرح وہ ہمارے مذہب کے دشمن ہین اور ہم ہمیشہ گریک چرچ والون کے قطع عدو مین یہہ صحیح ہی اور مین اقبال کرتا ہون کہ میری نسلی اور جسمی خاک اسکائلنڈ کی ہے اور میرا خمیر انگریزی ملک سے ہوا ہی مگر یہہ یاد رکھنا چاہئے کہ مین سچے دل اور سچے خدا کو درمیان مین دیکر کہتا ہون کہ مین دولت عثمانیہ کا خیر خواہ ہون اور ہونگا اے بہادرو تم سلطنت عثمانیہ کے خیر خواہ اور سرتبخت سپاہی ہو تمہاری بہادری جو افردی تمام باغ عالم مین خوشبوے گل کیطرح مشہور ہے اور تمہاری تلوار کی چمک کا رعب بجلی کی طرح سارے مخلوق جانتے ہین مین کہانتک تمہاری تعریف بیان کرون کہ میری زبان قاصر ہے اگرچہ میرا دلولہ اور شوق ایک مدت سے اس ارمان مین تھا کہ مین سلطنت عثمانیہ پر اپنی جان نثار کرون اور جتنی مجکو عقل اور فطرت ہی سلطنت کے کام مین صرف کرون مگر میرا بخت یاری نہ کرتا تھا اب مین کیونکر اپنے قلب پر مسرت کی آرزو اور خوشی کی حالت پیدا کرون کہ خدا نے آج وہ دن دکہایا کہ میری مراد برآئی اور جسکو ایک مدت سے چاہتا تھا کہ کسی طرح خدا وہ دن نصیب کرے اب مین اسوقت ایسا خوشی سے تنومند ہون کہ جامہ مین نہین سماتا مین تم سب کے سامہنے کہتا ہون کہ اگر مین سلطان کی نمکخواری مین کوتاہی کرون اور جان نثاری بہت شوق کے ساتھہ نہ کرون یا بزدلی سے پچھلے پاؤن ہٹون تو مین تم سب کو اختیار دیتا ہون کہ مجہہ نمکحرام کو گولی سے مار دینا اور میرا کچہہ بھی خیال نہ کرنا اور مین ہر وقت خدا سے چاہتا ہون کہ میرے ہاتہہ اور یا تو اور دماغ کو ہر وقت یہ خیال رہے کہ قدم شوق بڑہاے ہی بڑہے اور میدان جنگ مین میرا گھوڑا سب سے آگے رہے اور تم سب سے پہلے مین اپنے سلطان پر نثار ہو جاؤن اور سب زندہ رہین .....

میری اُمنگ یہہ ہی کہ ایک بار گی زار کے اوپر گارڈ سے بہت زور و شور کے ساتھہ مقابلہ ہو کہ جسکا زور و شور ثابت ہو رہا ہے اون سب کے اوپر ایسا دھاوا اور حملہ کرون کہ روسیون کا چھٹی کا کھایا ہوا یاد آجاے اور اون کو تہ تیغ کرون اور اون کی لاشون کے پشتارون پر تمہارے گھوڑے کہوندتے ہوے چلے جاوین اور پھر یہہ حال تاریخ مین مشہور ہو کہ بیکر پاشا نے روسیونکو ایسی شکست دی کہ اونکا قافیہ تنگ ہو گیا

ای بھائیو ہم سب لوگ مرنے کے واسطے پیدا ہوے

ہین اور یہان مرنے ہی کے واسطے آئے ہین مگر یہ رواجی موت کہان میسر آتی ہی کہ اپنے آقا کی جان نثاری مین جو ہمارے کے ساتھ آجاے اور تاریخ کے مصنف بہت زور و شور کے ساتھ لکھین کہ ایسے جوانمرد سپاہی نے یہہ کارنمایان کرکے اپنی جان دی اور تمام جہان مین دلاور کہلایا۔

امی عسکر

مین تم سے کہتا ہون کہ مین ہر ایک سپاہی کو اپنی جان سے زیادہ سمجھونگا اور مین اپنے ہمراہیون کو دعوے سے کہتا ہون کہ دونون جہان مین سرخرو کرونگا اب تم سب لوگ اطمینان رکھو کہ مین ایک آن مین کیا سے کیا کرتا ہون اور کسطرح سے بزدل روسیون کا پیچھا کرتا ہون اور اونکو تہ تیغ بیدریغ کرتا ہون دیکھو وہ سلطان جسکا تخت معلی آسمان پر ہی ہم کو بیشک فتح نصیب کرائیگا کیونکہ ہم کسی کے ملک پر چڑہائی نہین کی اور نہ ہم نے جنگ کی بنیاد ڈالی کمبخت ظالم سفاک نے بے وجہ اور بی سبب ہمکو تکلیف دی ہے اب ہم مظلومون کا مقابلہ اوس سے ہوتا ہی دیکھنا وہ اپنے کیفر کردار کو پہنچے گا۔ اور ہمارے سلطان ہمارے سرتاج ہمارے گوہر بے بہا کا خدا محافظ اور نگہبان ہی۔

از اخبار انجمن پنجاب

روسی فوج

صاحب استانڈرلندن راوی ہین کہ اخیر جولائی کو افواج روسیہ مین ایک تہلکہ عظیم پیدا ہوا نہ اون سپاہیون کو روٹی وقت پر ملتی نہ شراب میسر ہوتی اور جونکہ میدان کارزار مین مقابلہ کو جاتی مانند برگ خزان کے جھڑ جاتی شاہزار کو یہہ نہایت ناگوار خاطر ہوا لاعلاج سپہ سالار افواج سستوا کو حکم نامہ روانہ کیا کہ فی الفور فوج کا جایزہ معلوم کرائین اور رومانیہ سے اذوقہ ورسد طلب کیا کہ ہر وقت فوج کو غذا میسر ہو غرض سپہ سالار نے حسب الحکم بموجب تفصیل ذیل حساب درپیش کیا کل تعداد جو سستوا مین آئی دو لاکھ کی تھی اوسمین سے ساٹھ ہزار خرچ مین آئی باقی ایک لاکھ چالیس ہزار رہی اور خرچ مین آئی ہوی فوج کا حساب یہہ ہے کہ بولی مین چار ہزار کام آئے پلونا کے پہلے جنگ مین تین ہزار موئے دوسرے بار آٹھ ہزار سے دس ہزار تک بالکفس مین چار ہزار راسکراڈ وعثمان بازار وغیرہ مین پانچہ ہزار حضور پر سے تصدق ہوے اور بیماریون اور دوسری مصیبتون اور اسیر ہوے سو سب کا تخمینا حساب پندرہ ہزار کا ہے اور اب باقی ایک لاکھ چالیس ہزار موجود رہی جب یہہ رپورٹ شاہزار کے حضور مین پونچی اوسوقت انھون نے بہت جھنجہلایا اور بولا کہ یہہ نمک حرام ولد الحرام شیطان نے فقط مجھکو دہوکا دیا ورنہ مین دوسری شاہی سوار دنکا دستہ و دیگر افواج جرار ہمراہ لایا ہوتا غرض فی الفور شاہی گارڈ کو طلب فرمانے کا حکم کیا۔ اور ستمبر ۱۰ کے ساتھ ہزار کی فوج واسطے تائید کے سستوا کو روانہ فرمایا تاکہ کا لشکر موجود ہے۔ جریدہ روس

برادر روس بھاگا

سلیمان پاشا کی رپورٹ سے ظاہر ہی کہ اسکی صفر مین لشکر گرانڈیوک نکلاس یعنے برادر شاہزار روسیہ کا لشکر

روسیونکی شکست مین شریک تھا قریب تھا کہ فوج سلطانی
مین گرفتار ہوجاوے مگر وہ مقام کرنانک سے کہانا چہنچو
کر اوسکا بھاگا لشکر روم نے روسیونکا بہت دور تک
تعاقب کیا فقط منہ

لاہور مین ۲۰ اگست کو جبکہ اہل اسلام افسر واسطے
ادای نماز استسقا پر عید پر گئے تو اوس ہجوم اور جماعت
کثیر کو دیکہکر مسٹر ویت صاحب کے جو محکمہ کمشنری امرتسر مین
ملازم تھے دلمین جوش اسلام پیدا ہوا اوسیوقت برضا
و رغبت مشرف باسلام ہوے فقط عمدۃ الاخبار فنجنہ

ایک ہندوستانی کا گیارہ روسیونکو قتل کرنا

دو مسلمان ضلع دہاکہ سے شروع جنگ روم و روس مین
بارادہ جہاد قسطنطنیہ کو گئے تھے ایک کی ان دونو جہادیون
مین سے یہہ خبر آئی کہ یہہ تنہا شخص گیارہ روسیون کو قتل
کرکے خود بھی جان بحق ہوگیا گورنمنٹ روم نے یہہ خبر سفیر
روم مقیم بمبئی کے پاس بھیجی اور سفیر موصوف نے صاحب
ضلع دہاکہ کو اطلاع دی صاحب ضلع نے اوس شخص کے
گھر پر چپراسی بھیجکر خبر کردی فقط منہ

تار برقیات

لشکر ترک سے جب بوتے طغرائی ہی | زار کی زاری و خواری کی خبر آئی ہے

لندن ۲۴ ستمبر روسی سرکاری مراسلت سے ظاہر
ہوا کہ ۱۷ تاریخ کو شبکہ مین جو جنگ ہوی اسمین روسیونکی
جانب ۳۱ افسر اور ایک ہزار سولجر کا نقصان ہوا اور
جنگ مہیب و خونریز ہوی - **لندن** ۲۵ منہ
روسی سرکاری مراسلہ سے (جسکی وقایع نگاران اخبارات
لندن تصدیق کرتے ہین) واضح ہوا کہ ۲۱ منہ کو محمد پاشا
نے روسیون کے استحکامات پر جو قریہ ہر کو نزد واقع
جانترا مین بنائے گئے تھے بار بار حملہ کیا مگر کامیاب
نہوا - ترکی انفنتری روسی مستحکم مقامات پر پہنچی مگر
تائید نہ آنے سے دوسرا حملہ کرنے پر قادر نہو سکی - اس کارزار
مین روسیونکے جانب چہار سو سولجر اور بیس افسر داخل
جہنم ہوے اور ترکیون کے جانب بھی نقصان ہوا -
روسی فوجکی جاسوسی تکریان ترکیونکے اس امدادی
فوج سے جو عثمان پاشا کی مدد کو چلی جارہی تھی مقابل
ہونین جس سے روسی پسپا ہوے - ترکی سرکاری
مراسلہ سے واضح ہوا کہ وہ جو ترکی فوجکی دو یزن محافظت
رسد و ذوقہ وغیرہ کر رہی تھی سو داخل پلونا ہو گئی -

لندن ۲۵ منہ سلیمان پاشا کے پاس سے ۲۴ دسمبر
کی لکھی ہوی جو مراسلت آئی اوس سے واضح ہوا کہ دربند یکی
مین باقی ہین سو روسی مقامات پر بم رانی ہنوز جاری
ہی - جنرل تادلی بن پلونہ کے محاصرہ کا انتظام دے رہا
ہی - لشکر زار وچ مین روسی شاہی گارد کے دو دویزن
آملین فقط جریدۂ روزگار مدراس

پادریصاحب کی رحمدلی

مدراس کے پادری ڈبلیو - بی - اوٹلی صاحب نے پہلے ایکسو روپیہ واسطے
مجروحین عساکر سلطانی دئے تھے اندنون اور ایکسو روپیہ

مطبع بحرالاسلام بنگلور مین کارپردازان مطبع کے اہتمام سے چھپا

لطف شوریدہ سری دیکھے تو لیکن بادہ
آپکا سنگ در اور آہ مرا سر ہنوا

بحر حضرت مین ہون بے تاب نگہ سا آب
پاکے دمسا سکون دل مضطر ہنوا

لعنت ہو پکے ابرو مبارک کا خیال
کب ہے قتل عدو صورت خنجر ہنوا

دین احمد کی طرف منکرو آؤ کہ تمہین
ہان بلاتا ہون تمکو کہنا کوئی مہر ہنوا

بھی اعجاز بیان آپکی کر میری طرح
کون تثلیث پرستون پہ مظفر ہنوا

معجزات نبوی کا ہی بیان بھی اعجاز
سنکے منکر جسے انکار مین سر بر ہنوا

غنچہ سان حضرت مسلم زمین کیون خاموش
انسے وصف دہن پاک سخنور ہنوا

اختلافات اناجیل

واضح ہو کہ اناجیل مین اختلافات جو ہمارین بطور نمونہ کے مین
بی لکھتا ہون جسکو زیادہ دیکھنے کی حاجت ہو کتاب ازالۃ
الاوہام اور استفسار کو مطالعہ کرکے دیکھ لے۔ انجیل یوحنا
باب اول مین لکھا ہی کہ یحیی نے حضرت عیسی کو اپنے پاس
آتے دیکھا اور کہا دیکھو خدا کا برہ جو جہان کے گناہ اوٹھاتا ہے
یہہ ہی وہ جسکے حق مین مینے کہا کہ ایک مرد میرے پیچھے آتا ہی
او وہ مجھ سے بہتر ہی اور یحیی نے گواہی دی کہ مین نے روح
کو کبوتر کی طرح اوترتے دیکھا اور وہ اوسپر ٹھہری اور
مین اوسے نہ جانتا تھا پر جسنے مجھے بھیجا کہ پانی سے اصطباغ
دون اوسنے مجھے کہا کہ جس پر تو روح اوترتی دیکھی وہ
ہی جو روح القدس سے اصطباغ دیتا ہی سو مین نے دیکھا
اور گواہی دی کہ یہہ خدا کا بیٹا ہی۔ اور متی کی ۳ باب
مین ہی کہ عیسی یردن کے کنارہ پر یحیی کے پاس آیا کہ اوس سے
اصطباغ پاوے یحیی نے اوسے منع کیا اور کہا کہ مین تجھ سے
اصطباغ پانے کا محتاج ہون اور تو میرے پاس آیا ہی

تب عیسی نے جواب مین اوسے کہا کہ اب اجازت دے
کیونکہ ہمین یون مناسب ہی کہ ثواب کے سب کامون کو
پورا کرین۔ تب اوسنے اوسے اجازت دی اور عیسی جب
اصطباغ پاکے فی الفور پانی سے نکل آیا تو ناگاہ آسمان
اوکی دروازے کھل گئے اور اسنے خدا کی روح کو اپنے اوپر
کبوتر کی طرح اوترتے دیکھا اور یکایک آسمان سے آواز
آئی کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہی اور یہی انجیل کے ۱۱ باب
مین ہی کہ یحیی نے قید خانہ مین اپنے دو شاگرد مسیح کے
پاس بھیجکر اوسے پوچھوایا کہ آیا وہ جو آنے والا تھا تو ہی
ہی یا ہم دوسرے کی راہ تکین۔ اور مرقس نے نہ برہ کا
ذکر کیا ہی اور نہ یحیی کے دونون شہادتون کا نہ اصطباغ
سے منع کرنیکا نہ شاگردون کی وساطت سے خبر بھیجنیکا
سو یہان سے تینون اناجیل کا اختلاف ظاہر ہوا کیونکہ
یوحنا نے ثابت کیا کہ یحیی نے عیسی کو پہچانا کیونکہ اگر نہ پہچانتا
تو کیون کہتا کہ مین تیرے اصطباغ کا محتاج ہون اور
دوسرے قول سے ثابت ہی کہ نہ پہچانا تھا کیواسطے کہ اگر
پہچانتا تو شاگردون کو نہ بھیجتا۔ اور سوا اسکے یوحنا
آسمان سے دروازے کھل جانیکا ذکر اور آسمان سے
آواز آنیکا کچھ حال نہین لکھا۔ اور متی لکھتا ہی کہ عیسی اصطباغ
کے بعد فی الفور پانی سے نکل آیا۔ اور یکایک آسمان سے
آواز آئی کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہی۔ بھلا صاحبو اگر یہہ آواز
آئی ہوتی تو یحیی جو وہان موجود تھے ضرور اوس آواز کو
سنتے اور سنکر پہچان لیتے کہ مسیح ابن اللہ یہی ہی اور

اگر پہچانتے تو پھر کاہیکو شاگرد بھیجتے۔ اور جب بھیجے تو معلوم ہوا کہ آواز نہ آئی تھی۔ اور یہان سے یہہ بھی نکلتا ہی کہ پیشتر سے حضرت عیسی کو کچھ معلوم نہ تھا بعد اصطباغ کے جب آسمان کے دروازے کھلے تو سب کچھ اونہون نے دیکھ لیا۔ اور یہہ شان عبودیت اور رسالت کی ہی نہ الوہیت کی۔ کہ مسیح پیشتر سے روح اللہ نہ تھے۔ بعد اصطباغ کے ہوے۔ پھر انجیل یوحنا کے باب ۸ مین ہی کہ مسیح نے فریسیون سے فرمایا کہ میرے بیٹے ہونے پر دو گواہ مین مین اور میرا باپ جسنے مجھے بھیجا ہی۔ اور دو مردون کی گواہی تمہارے شرع مین صحیح ہی۔ یہان سے معلوم ہوا کہ اگر یحیی نے حضرت عیسی کے بیٹے ہونے پر گواہی دی ہوتی تو وہ ضرور کہتے۔ کہ میرے دو گواہ مین ایک خدا دوسرا یحیی اور آپ کو گواہ نہ بناتے۔ اسواسطے کہ وہ مدعی تھے۔ اور مدعی کی بات دعوی کہلاتی ہی اور اپنی گواہی اپنے اوپر درست نہین۔ چنانچہ فریسیون نے بھی یہی کہا تھا۔ اور علاوہ اسکے اس قول مین خدا کو مرد ٹھہرایا ہی۔ اور یہان سے یہہ بھی نکلتا ہی کہ عیسی و خدا دونون ایک چیز نہ تھے۔ پھر انجیل مرقس کے باب ۱۶ کے شروع مین بعد دفن ہونے مسیح مصلوب کے مریم مجدلیہ وغیرہ کا اوس قبر پر دوسرے دن آنا سورج نکلنے پر لکھا ہی اور انجیل یوحنا کے ۲۰ باب مین اوسی قصہ کو یون لکھا ہی کہ ہنوز اندھیرا باقی تھا اوسوقت مریم وغیرہ قبر پر گئے۔ فقط باقی آیندہ۔ کارسپانڈنٹ

جناب مخدوم و مکرم محمد شریف صاحب زاد مجدکم

تسلیمات کے بعد عرض کرتا ہون کہ جناب اس پرچہ کو کسی گوشہ منشور محمدی مین جگہہ دیجئے۔

عیسائیون کا مقولہ ہی کہ انجیل سے تورات بالکل ملتی ہی اور ایک ہی معنی بتلاتی ہی اور عیسی علیہ السلام نے اوسکا ایک شوشہ منسوخ نہین کیا لیکن صاحبان انصاف پر بالکل روشن ہی اور ایک ذرا غور کرنے سے معلوم ہو جائیگا کہ لاریب کتب موسویہ اور اربعہ اناجیل آپس مین بالکل اتفاق نہین رکھتے بلکہ ایک دوسرے کے بالکل برخلاف ہی دیکھو تورات مین لکھا ہی کہ سور اور جنکے کھر پھٹے نہین مت کھا لیکن انجیل مین بالکل اسکے خلاف ہی دیکھو اعمال ۱۱ باب آیت ۵ سے ۱۰ تک۔ مین شہر یافہ مین دعا مانگتا تھا اور حالت وجد مین رویا دیکھا کہ کوی چیز تہ ی چادر کے مانند چار کونون سے لٹکتی آسمان سے اتری اور مجھ تک آئی اوسپر مین نے غور سے نظر کی اور زمین کے چارپاے اور جنگلی جانور اور کیڑے مکوڑے اور ہوا کے پرندے دیکھی اور آواز سنی جو مجھ سے بولتی تھی کہ ای پطرس اٹھہ ذبح کر اور کھا پھر مین نے کہا ای خداوند ہرگز نہین کیونکہ کبھی کوی حرام یا ناپاک چیز میرے منہہ مین نہین گئی اور جواب مین دوسرے بار آسمان سے مجھے آواز آئی کہ جو کچھ خدا نے پاک کیا ہی تو حرام مت کہہ یہہ تین بار ہوا اور سب کچھ پھر آسمان پر کھینچا گیا فقط جناب پطرس کے مقولہ سے معلوم ہوا کہ اگلا حکم جو تورات

مین نازل ہوا وہ پطرس کے قول سے منسوخ ہو گیا اور ختنہ
کا ابرہام سے مضبوط اقرار لیا لیکن جناب مسیح کے زمانے
سے وہ موقوف ہو گیا ایسے باتین بہت ہین جو ایک دوسرے
کے مختلف ہین تو ظاہر ہوا کہ مسیح کی کتابنے اگلے کتابون
کو منسوخ کر دیا فقط راقم فضل احمد خان قائمگنج ضلع فرخ آباد

جواب خط سگ رام لچھمن از جانب ببر محمدؐ و بقیہ اوتار ہنود کی مذمت

مجمع خوبیہای بیکران جناب محمد شریف صاحب دام لطفہ
بعد تسلیم واضح ہو کہ پنڈت سگ رام لچھمن جنکے اقوام ہنود
مین بڑے پوجہ تھے مین مباحثہ عاجز ہو کر دم دبا جاتے
ہین اور اکثر اوقات مثل لیڈی گریز بھی کی ہی مگر گاہے
گاہے اپنے کلے درازی سے بھونسنی لگتے ہین اور ہر ہزار
اہل اسلام کو وہ پیر نابالغ اپنی روباہ بازی سے گیدڑ
بھبکیان دکھلاتے ہین اور ہنگام حملہ منیغی اسلام چپی بکر
زبان نکالدیتے ہین باینوجہ اب اہل ہنود کی نگاہ ہو نہین
بھی نہین کتی اگرچہ بستہ لعنت ساکتی مین گرفتار ہوے
مگر قوری کفر سے گلو خلاص ہو کر ہنوز رسن اسلام نہ
کہ حبل متین اور صراط مستقیم ہی گردن انداز نہین ہوئی
اگر ایسی گرما گرمی سے مباحثہ کبر قرار رہا جیسا کہ آجکل ہی
توانشاء اللہ بہت جلد خواہان توحید ہو کر جیسے کہ اپنے
سگون بگانون مین شکار بید مشہور ہین مردار خواری
کفر پر تیز دندانی سے پنجہ کش ہو کر کان نہ چبھیا دینگے
جیسا کہ مصداق مَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ

یَلْهَثْ وَاَوْ تَتْرُكْهُ یَلْهَثْ اَج قطعہ خط جہالت
نما بدریافت حال اسکے کہ مامون کی بیٹی بہن ہوتی ہی
پھر اوسکے ساتھ نکاح کرنا اہل اسلام کو نازیبا ہی اور سخت
ناروا اور یہہ رسم نہایت قبیح مسلمانون مین رایج ہی
پہونچا پنڈت صاحب نے جو حال نسبت مناکحت دختر
مامون وغیرہ کے تحریر کیا ہی اوس سے خاندان سورسین
کو بالکل بیحیا اور بے شرم بنا دیا بلکہ سری کرشن کے بھی
دامن کو داغ بیحیائی لگا دیا باقی جملہ اوتارون اور کہشترون
کے ساتھ یہی سگ رام لچھمن بے ادبی سے پیش آئے
واقعات جو اول شایع ہو چکے وہ ان لوگون کی حیا اور
کے اثبات کو کیا کم تھے جو سگ مذکور نے مرتے کو اور مارا
اب ہم کو ضرور ہوا کہ نسب نامہ کرشن جی اور سورسین وغیرہ
کا مطابق مہابہارت وغیرہ کتب معتبرہ ہنود کے مختصر تحریر
کرین دیکھ لیجئے اور مہابہارت سے مطابق کر لیجئے کہ یہہ نسب نامہ
مطابق ہی تشریح مندرجہ مہابہارت ادیہای ادھیای
۱۱ و ۶۳ و ۵۴ و ۸۶ و ۵۹ و ۴۳ و ۲۷ و ۱۳ وغیرہ
سگند وہم کے یعنے متراجندر پھوپھی زاد بہن کرشن جی کی
ہی اوسکے باہم عقد کرشن کا کمال بیحیائی ہے انزدہ
مامون کی بیٹی بقول پنڈت مذکور حقیقت مین بہن انزدہ
کی ہی یہہ مناکحت باہم باستر ضای کرشن جی کے ہوئی
دیکھئے رکم رکمنی دونون بہن بھائی حقیقی ہین پردمن پسر
رکمنی کا عقد رکم کی بیٹی کے ساتھ بقول پنڈت کے نواسہ
بہن بھائی تھے عقد باہم باستر ضای سری کرشن کے ہوا

کمال بیحیائی اور بے شرمی ہی سبھد رامون زادہن اجین کی ہی باسترضای کرشن دیز اہل خاندان وغیرہ عقد ہائم بہن بھائی کے ہوا بیحیائی و بے شرمی سے خالی اور مخلی تھے جب بقول سگ رام لچھمن کے بے شرمی اور ارتکاب امر ناشائستہ اور تخطیہ بخطای عظیم نسبت مہاراجہ سری کرشن جی کے ثابت ہوگیا اور یہہ سب امور روحانی اور منافی الوہیت ہین اور ثبوت انکا مستلزم نفی الوہیت روحانی ہے پس بے حیائی اور بے شرمی اور خالی اور مخلی ہونا تو درکنار ہمکو اونکی الوہیت کے نفی پر بھی ضرورت کسی حجت اور برہان کی نرہی لَنْ یَصْلَحَ الْعَطَّارُ مَا اَفْسَدَهُ الدَّهْرُ خیر یہہ تو ہوا جو کچھ ہوا اب ہم جودت طبع سگ رام لچھمن در باب استنباط مسایل کے بید اور شاسترون سے نظر اور اونکی استعداد بید اور شاستر دانی پر جمیع ناظرین باتمکین اخبار پربہار صداقت آثار کو خبر کرتے ہین کہ بندہ نے ادھیای منوسمرتی پر ایک اشلوک بحوالہ بید تحریر کیا تھا جسکا ترجمہ بلفظہ بلفظہ درج کیا جاتا ہی یعنے دکھن کے ملک مین مامون کی بیٹی کو بیاہ لینا پہاڑ کی ملک مین گوشت کھانا لچھم کے ملک مین کریا کرم کا ناس کر دینا ان تینون کامون مین کچھ دوش نہین فقط اسپر سگ رام لچھمن بے کتابی سند طلب کی کہا گیا کہ ادھیای ۲ شلوک ۱۶۲ سگند دہم بھاگوت مین منقول ہی کہ بیدکی اگیا ہی کہ دچھن دیش مین کنیا دان بھانجہ کو دیجئے یعنے بید کا حکم ہی کہ ملک جنوبی مین نکاح بیٹی کا بھانجہ سے کیجیے کہ ممالک متذکرہ صدر مین عمل کرنا احکام منقوشہ بالا پر موجب گناہ نہین غرض اوسکی رفع اثم ہی نہ بیان تھا اس بحث مین بخوبی ثابت ہوا کہ سگ رام لچھمن اپنے مذہب کے احکام سے بھی آگاہ نہین اور بیاکرن اور قواعد استنباط تو طبع مبارک مہاراج کی نسبت کرنا کت مضامین فنون نکو کے طالب خاکسار ہی رہتی ہی اور بھاگوت اور مہابھارت بھی نگاہ سے نہین گذری اور بید تو عالم سے دور ہی جو خود را فضیحت دیگر را نصیحت کا معاملہ تحریر کیا یہہ نہ سمجھے کہ آسمان کا تھوکا مونہہ پر آتا ہی کہ ہمارے بید اور شاستر سے تصدیق ہوتی ہی ہم کس مونہہ سے نازیبا اور قبیح بیان کرین کہ ہمارے اوتارون اور بزرگون مین یہہ رسم رایج تھی اور درست ہی صرف ہم جہالت سے نہین کرتے شعر

نیش عقرب نہ از پی کین است ۔ مقتضای طبیعتش این است

جو مزاج مین آتا ہی خلاف بید و شاستر کے اپنی مونہہ زوری سے بھولس اوٹھتے ہین ۔ بی ادب گفتن سخن با خاص حق ۔ دل بمیراند سیہ گردد ورق ۔ باقی آیندہ

راقم سید محمد نظر حسین ساکن قصبہ امان پور ضلع آیۃ عزلی شاہجہانپور

غضبک عن الحق مقتضیۃ

غصہ بھی عجیب چیز ہی ۔ بات کی بات مین انسان کو حیوان بنا دیتا ہی ۔ دم کی دم مین آدمی کو اونٹ کر دیتا ہی ۔ جہان غصہ آیا عقل کافور ہوی ۔ علم رفو چکر ہوا ۔ انصاف کو سون جا بیٹھا ۔ تہذیب نے سلام کیا ۔ متانت نے خدا حافظ کہا ۔ انجام اندیشی رخصت ہوی ۔ غصہ آتے ہی مدن جانے سر پر سوار ہوی ۔ جہالت گلے کا ہار ہوی ۔ ناشائستگی

نے قدم لئے چیو۔ اپن بغلگیر اور زالہ پن دامنگیر ہوا۔ شرم
کی جگہہ ہتہ رحم کی جگہہ خاک رہ جاتی ہی۔ اس غصہ نے بہتونکو
کو ہی مین گرایا۔ اس ظالم نے سیکڑون سے خودکشی کرائی
یہہ ظالم بات سے بنی کی گردن کٹاتا ہی۔ یہہ بید رد
شوہر سے پیاری زوجہ کو ذبح کراتا ہی۔ یہہ وہ ہی جس نے
سیکڑون کو دیس سے بدیس کیا۔ یہہ وہ ہی جس نے ہزارون
کو دریای شور دکہایا۔ سیکڑون نے اسکے بدولت
نوکری کہوئی۔ بیتون نے اسکے سبب جان گنوائی۔
اللّٰھُمَّ احفظنا من ھذا البلاء اندرون ایڈیٹر نار
افشان مطبوعہ لودہیانہ کو میرے مضامین مذہبی پر ایسا
غصہ آیا اور ایسا غصہ آیا کہ منہہ سے لعاب نکلنے لگا۔ انکہون
سے آنسو جاری ہوگئے یہان تک کہ بیمار گی دانت کٹکٹا کر
حضرت نے بموجب بیت۔ فکر ہر کس بقدر اوست کے
مضامین پر نکتہ نکالنی شروع کی۔ اگرچہ مجہہ پر لازم تھا
کہ اوسکے کلمات شنیع کی تردید کما حقہ کرتا۔ مگر چونکہ میرے
مہربان جناب زبدۃ المتقین عمدۃ المناظرین جناب
ایم ایم صاحب نے اوسکا جواب دندان شکن دیدیا ہی
اسلئے میرے ارادہ کی چندان ضرورت نہین مگر خیر قدری
مین بھی بیان کرتا ہون۔ واضح ہو کہ طالب علمی کی بابت
جو ادیٹر ظلمت افشان نے اپنے اخبار مورخہ ۱۶ اگست
۱۹۰۷ء مین لکھا ہی سو یہہ بات سچ ہی مین بیشک طالب
علم ہون۔ اسبات سے مجھے عار نہین۔ مگر چونکہ انہون نے
مجھے دہریہ اور نافہم گردانا ہی اسلئے مین اون سے
پوچھتا ہون کہ وہ کونسی علامت ہی کہ جس سے مجھے انہون
نے دہریہ گردانا ہی۔ خدا جانتا ہی کہ مجھے دہریون کے
اعتقاد تک واقفی نہین۔ واہ واہ یہہ بحث روح القدس
کی تاثیر ہی کہ جب کوئی جواب نہ بن آیا تو مجھے دہریہ
اور نافہم گردانا۔ صاحبو انصاف تو کرو کہ اس ناانصاف
کو کچھہ بھی خوف خدا نہ آیا۔ اور یہہ نہ سمجھا کہ مین کیا دابیات
لکھہ رہا ہون اور عاقل میری بیوقوفی پر کیا کہینگے۔ ہان
ایک بات ہی کہ پادری صاحب مہتمم اخبار مذکور
ضرور اس بات سے خوش ہونگے۔ اور حق بھی یہی ہی کہ
ان کو پادری صاحب ہی خوش کرنی منظور ہی۔ کیونکہ
اسمین ترقی تنخواہ متصور ہی۔ اگر اڈیٹر نار افشان کو
کسی علم یعنے فارسی عربی انگریزی ریاضی وغیرہ مین دخل
ہی تو مجھ سے بیشک چند معتبر اشخاص کے روبرو بحث کرلیں
ورنہ آئندہ کو اپنی لیاقت جتلانے کے واسطے اپنے
اخبار بی سروپا مضامین سے سیاہ نہ کیا کرین۔ اور
اپنی نالایقی لوگون کے سامہنے ظاہر نہ کرین۔ کیونکہ
اوسکی لیاقت نار افشان کی عبارت سے خوب ظاہر
ہوتی ہے فقط راقم۔ ک۔ ی۔ از پنجاب

بقیہ تحریف انجیل و تورات

ہارن صاحب اپنی تفسیر کے جلد دوم کے باب ۸ مین قصدی
تحریف بکار رہے ہین عام اسسے کہ محرف دیندار ہو یا
اور کوی پھر لکھتے ہین کہ یہہ بات تحقیق ہی کہ بعض تحریفات
قصدی اون لوگون نے بھی کین ہین۔ جو دیندار کہلاتے تھے

اور بعد اون کے وہی تحریفات ترجیح دیجاتی ہین تاکہ مسلہ مقبولہ کی تائید ہو یا جو کچھ اعتراض اوس پر ہو وہ اوٹھہ جاوے - اسکے بعد کئی نمونہ فاف صاحب کی کتاب سے مفسر مذکور نے نقل کئی ہین اون مین سے چند مین بھی یہان لکھتا ہون - پہلا نمونہ ورس ۹ باب اول انجیل متی مین لفظ قبل اسکے کہ وے بہمتر ہون اور یہی باب کے ورس ۲۵ مین لفظ پہلوٹھا بیٹا قصداً ترک کئی گئی - تاکہ حضرت مریم کی دوشیزگی پر شبہ نہ پڑے دوسرا نمونہ ورس ۵ باب ۱۵ نامہ قرنتیان مین بارہ کی جگہہ گیارہ بنایا گیا تاکہ پولوس پر جہوٹ کا الزام عاید نہ ہو کیونکہ یہودا اسکریوطی بارہوان شاگرد مسیح کا مرچکا تھا - تیسرا نمونہ ورس ۳۲ باب ۱۲ انجیل مرقس مین کچھہ لفظ چہوڑ دی گئی - اور بعض مرشدون نے بھی اون الفاظ کو رد کیا ہی - کیونکہ اونکو خیال تھا کہ وہ لفظ ابرین فرقہ کے موئید تھے - چوتھا نمونہ ورس ۳۵ باب اول انجیل لوقا مین کچھہ لفظ سریانی - فارسی اور عربی اور اتھیوپک اور اور ترجمون کے نسخون مین اور مہت سے مرشدون کے حوالون مین فرقہ یونیٹیرین کے مقابلہ مین بڑہائی گئی کیونکہ وہ فرقہ حضرت عیسی کی الوہیت اور انسانیت کے متفق ہونے کا منکر تھا - انتہی اور دافع البہتان کے مصنف نے پہلی فصل مین لکھا ہی کہ حسد کے باعث سامریون نے دوسرے پہاڑ پر ہیکل بنائی - اور اپنی مدد کے لئے توریت مین سے کئی آیات بدلدین - جس سے لوگ جان لین کہ یہہ وہی جگہہ ہے جہان خدا نے عبادت کرنے کو فرمایا تھا - انتہی دویم اکثر شدما مسیح چلاتے ہے کہ تاریخ واردات مندرجہ عہد عتیق مین یہودیون نے قریب سنہ ۱۳۰ کی بسبب دشمنی دین عیسوی کے تحریف کی تہی - اور ڈاکٹر ہیلز صحت تاریخون مندرجہ سامری کو قطعی دلایل سے ثابت کرکے عبرین یہودیونکی تحریف کا قائل تھا - اور ڈاکٹر کنی کاٹ سامریون کی دینداری کا لحاظ کرکے حکم کرتا تھا کہ تحریف کا الزام یہودیونکو دیا جاوے - اور ارجن تیسری صدی مین چلاتا تھا کہ ہم غلطی کا بہتان اور اونکی بددیانتی اور بیباکی کا جس سے انہونے متن کو صحیح کیا ہی شکایت کرین - اور جسٹن شہید غل مچاتا تھا کہ یہودی لوگون نے کئے پیشین گوئیان نکال ڈالین اور ڈاکٹر ای کلارک جو بڑے عالم محقق عیسایون مین مشہور ہین جسٹن کی اس قول کی تصدیق کرتے تھے

باقی آیندہ کارسپانڈنٹ مسیح

بقیہ رد رسالہ ماسٹر رامچند صاحب

ایسے راویون کا کیا اعتماد - غرض اس اعتراض سے اثبات نقص قرآن عند الشیعہ نہین بلکہ بے اعتباری بعضے روات در اصل منظور ہے - اور اس الزام کا معارضہ جو بعض شیعون نے کہا ہی وہ ازراہ مجادلہ ہے نہ معارضہ بالمثل - کیونکہ حقیقت مین اور نیز باقرار ملا حرعاملی نقص قرآن کے راوی بعض یہود اہل سنت ہوے ہین نہ عالم وثقہ - یون تو سب مذاہب مین غیر

تحقیقی باتین مروی و منقول ہوتے ہین جنکا اعتبار اہل
مذہب و منصف لوگون کے نزدیک نہین ہوتا۔ الغرض
سنیون کی مرویات در باب نقص قرآن نہایت شاذ
و نادر ہین گو دشمن مکابر بکری کو ہاتی کے رنگ مین بیان
کرے اور ان روایات کی تردید و نقض جو بعد بیان
روایت اونہین کتب محولہ مین مندرج ہی بیان نہین کی
لیکن ہرگز اسمین کچھ شک نہین کہ جمہور علماے اہل سنت
نے ان روایات کو نہین مانا بلکہ لغویت ثابت کی ہے
اور اسیطرح مرویات بعض شیعہ کے تاویلات علماے
شیعہ نے قریب قیاس لکھی ہے اور تضعیف روایات
سے کی ہی چنانچہ رسالہ سید مرتضی و عماد الاسلام سے
ظاہر ہی۔ چند تاویلات جو مجھے زبانی یا دین عرض
کرتا ہون۔ ایک روایت تفسیر صافی وغیرہ مین ہی کہ
قرآن شریف بروز قیامت فریاد کریگا کہ لوگون نے
مجھے بدل ڈالا۔ اس سے صحیح مراد یہہ ہی کہ معنے کو مخالفون
نے بدل دیا۔ یا بعض روایات غیر صحیحہ مین ہی کہ آیہ
صلوۃ و تسلیم کے بعد درود اللہم صل علے محمد و آل محمد
قرآن مین لکھا ہوا تھا تو اسکے یہہ معنے ہین کہ بطور حاشیہ
یہہ صورت درود کسی قرآن مین مرقوم ہوگی ورنہ اسکے
تو سب قایل کہ بعد جمع کچھ قرآن شریف مین سے
کم نہین ہوا جو کوئی تلاوت منسوخ بھی ہوی تو عہد کرامت
عہد نبوی مین جبکہ قرآن شریف وحی ہوتا تھا اور تمام و
کمال نازل نہین ہو چکا تھا تب تک حق سبحانہ کو قبل
قطع وحی محو و اثبات کا اختیار تھا گویا ایات منسوخ التلاوت
خود خداہی نے قرآن مین نہ رکھین۔ اور اُن اقوال کے
وحی کو قرآن شریف مین قرار نہین دیا۔ ایسا ہی جملہ اِنَّ
علیاً مولی المومنین شاید بطور مراد و حاشیہ خارج
از متن ابن مسعود کے قرآن مین راوی کی نزدیک ہو۔
مگر اس سے متن کی کمی لازم نہین آتی۔ بالجملہ کسینے ایسے
روایتون کو مقبول و منظور نہین کیا بلکہ طرح طرح سے
بعد ذکر رد و مطروح کیا ہی۔ اور بعد فرض و تسلیم پھر
حسب قاعدہ متکلمین اون روایات کے تاویلات صحیحہ
کی ہین۔ اس سے اونکی کمال دیانت بھی معلوم ہوتی ہے
کہ اعتراضات کو چھپایا نہین۔ اور نیز واضح ہو کہ یہہ
روایات بالای خارج از متن قرآن شریف ہین۔ اگر
متن قرآن مجید مین کسینے یہہ نقص نہین دیکھا اور کچھ اختلاف
معتد بہ نہین پایا۔ جناب نے جو یہہ ابحاث سنی و شیعہ اور
محض بعض روایات مجادلین مکابرین بے تحقیق و
تنقیح ملاحظہ فرمائین جلد یہہ جانلیا کہ کچھ مطلب بمقابلہ و
معارضہ تحریف اناجیل کام کا نکلا آیا حالانکہ یہہ
خیال محال ہے یہہ معارضہ بعینہ ایسا ہی کہ کوئی کسیکو
انگشتا ثابت کرے اور وہ اسکو کہے کہ تمہارے بال
کترے یا منڈے ہوے ہین بھلا اسمین اور آسمین زمین
و آسمان کا پنج ہی اب یہہ کمترین اسبات کا انصاف
حضور ہی پر چھوڑتا ہی مگر در باب تحریف توریت و
اناجیل پانچ چار کتابین یعنے اول جلد تبین الکلام

در سالہ قیمۃ الوداد بجواب نیاز نامہ وغیرہ ملاحظہ فرمالین کیونکہ معلوم ہوا جناب پہلے ہی مطالعہ سے کام لیتے ہین حضرت ماسٹر جیو صاحب ہین اسلام کے فائدے کے لئے یہہ بات عرض کرتا بلکہ اپنی دانست مین تو راہ خیر خواہی شاگردانہ گزارش کرتا ہون کہ یہہ معارضہ وعیب چینی ایسی بات ہی کہ کہین دو چچازاد بھائی کرتے تھے اور ایک دوسرے کی مذمت کرتے تھے۔ باقی آیندہ

اطلاع

چند ماہ کا عرصہ ہوا ہی کہ مین نے ایک اشتہار بابت انجمن فیض عام درج اخبار کرایا تھا اور اسمین انجمن مذکور کو جون ۱۹۱۰ء یا جولائی ۱۹۱۱ء مین جاری کرنے کا ارادہ مشتہر کیا گیا تھا مگر چونکہ اجتک کسی طرح کی مدد ممبران اہل شہر سے اور نہ کہین باہر سے آئی ہی لہذا انجمن کا کھولا جانا فی الحال ملتوی رکھا گیا ہی۔ جب تک کافی مدد نہو تب تک ایسی انجمن کا جاری ہونا ناممکن ہے۔ فقط

الملتمس عبدالصمد علا محمد عفی عنہ طالب علم کیم اکتوبر

مشرف باسلام

۷ رمضان المبارک کو ایک یہودی مشرف باسلام ہوا جناب شیخ عبدالرحیم صاحب نے کلمہ پڑہایا نام اونکا دین محمد رکھا گیا۔ خدا اورون کو بھی ہدایت کرے فقط

ایضاً یہان مرتضی پور مین ایک شخص مسمی اسندا قوم کمار ملازم پولس مسجد مین آکر مشرف باسلام ہوا ہرچند پولیس نے منع کیا مگر نہ مانا پنجگانہ نماز پڑہتا ہے

ترجمہ

رہتا ہی کہتا ہی نام عبدالسلام رکھا گیا ہی فقط از اکولہ اخبار۔

لطیفہ روم وروس

۳۰ - ہاشمی بازوق روسیون کے لاشون کو دفن کرتے پھرتے تھے ایک روسی زندہ انکو دیکھکر مردون کے مانند بنگیا جب ہاشمی بازوق اونکو دفن کرنے لگے تو وہ بولا کہ مین زندہ ہون ہاشمی بازوق لوگون نے یہہ کہکر کہ روسی جھوٹے ہین اور ہمنے تمکو مردہ مین پایا دفن کیا۔ فقط منہ

بر بادی دار السلطنت روس

سینٹ پیٹرسبرگ (یعنی دار السلطنت روس) کے ٹیلگراف سے ظاہر ہی کہ یہان عجب طرح کی مایوسی چھائی ہوئی ہی۔ لوگون کے جوش دلانے کے لئے گورنمنٹ روس نے یہہ تجویز کی ہی کہ جو نشانات فتح کے مقام مکوپولس مین حاصل ہوے ہین وہ عام طور سے نکالے جائین چوگارہ وہ مقام کمپکا نس نوزیمین تھے وہ طلب کئے گئے کہ وہ فوراً دینوب روانہ کئے جائینگے سینٹ پیٹرسبرگ مین ایک بلا نازل ہی تین ہزار گھرون سے زیادہ خالی اور ویران پڑے ہین۔ از نسیم سحر

دیکھئے آخر ہوتا کیا ہی

اخبار دنتی فیرر فمطراز ہی کہ زار روس اپنی فوج سے علیحدہ ہونے مین بہت خوف کرتے ہین رعایاے روس افسرون سے بسبب متواتر شکستون کے نہایت برگشتہ ہوگئی ہے اور انہین مدنظر ہے کہ جب زار میدان جنگ سے سینٹ پیٹرسبرگ کو واپس آئین تو اوسوقت اونکو قتل